شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کا ایک نایاب مجموعہ تحریرات

"فتوحات المکیہ و الفیوضات المدنیہ"

عارف نوشاہی

مجلہ "فکر و نظر" ، اسلام آباد کے شمارہ محرم - ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ / جولائی - ستمبر ۱۹۹۳ء میں مطبوعہ اپنے مقالے "محمد ہاشم کشمی کے بعض فارسی رسائل کی بازیافت" میں ہم نے دربار عالیہ مرشد آباد پشاور کے کتب خانے کے نادر مخطوطات کا ذکر کرتے ہوئے شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ (۹۵۸- ۱۰۵۲ھ) کی کتاب فتوحات المکیہ والفیوضات المدنیہ کا نام بھی لیا تھا۔ رمضان ۱۴۱۴ھ میں راقم الحروف کو ایک شب کے لیے دوبارہ دربار عالیہ مرشد آباد پشاور جانے کا موقع ملا تو عشاء اور سحر کے درمیان اس کتاب کی ورق گردانی کرتا رہا۔ اس کا ہر ورق اور تحریر اس قدر اہم تھی کہ اس سے سرسری آگے گذر جانا ممکن نہ تھا۔ میں نے جب ہی ارادہ کر لیا تھا کہ اس کتاب کے مشمولات کا تفصیل کے ساتھ تعارف لکھوں گا۔ میں نے صاحب کتب خانہ حضرت ابوالخیر عبداللہ جان نقشبندی مجددی مدظلہ العالی سے درخواست کی کہ وہ یہ کتاب چند روز کے لیے مستعار مجھے مرحمت فرمائیں تاکہ میں پورے اطمینان کے ساتھ کتاب کا مطالعہ کر سکوں ۔ حضرت موصوف نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے نسخہ پشاور سے اسلام آباد بھیج دیا بلکہ (رسائل کشمی کے ساتھ) اس کی مائیکروفلم بنانے کی اجازت بھی دے دی۔ یہ مائیکروفلم کتاب خانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان' اسلام آباد میں استفادہ عام کے لیے محفوظ کرا دی گئی ہے۔ یہ محل نہ صرف حضرت موصوف کی خدمت میں اظہار امتنان کرنے کا ہے بلکہ اس امر کے اعتراف کا بھی ہے کہ اشاعت علم و دانش کے لیے جو سعہ صدر اور کشادہ دلی حضرت صاحب کے ہاں دیکھنے میں آئی ہے وہ عصر حاضر کے دیگر سجادہ نشینوں میں خال خال ہی پائی جاتی ہے۔

نسخے کی کیفیت

یہ بڑی تقطیع پر تین سو چونتیس صفحات کا مخطوطہ ہے اور مجلد ہے مگر مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ اس کی جزء بندی ڈھیلی پڑتی جا رہی ہے۔ یہ نسخہ پہلے محدث دہلوی ؒ کے اخلاف کے پاس نسلاً بعد نسلٍ محفوظ چلا آ رہا ہے، جیساکہ صفحہ اول پر نیلی روشنائی سے لکھی گئی اس معاصر اردو یادداشت سے واضح ہوتا ہے:

"کتاب ہذا میں بعض جگہیں تو شیخ نورالحق بن شیخ محقق عبدالحق کی لکھی ہوئی ہیں اور اس کے بعد جب ہمارے ••• (ناخوانا) کے جداعلی مولینا عصمت اللہ صاحب برادر شیخ محب اللہ جن کی مہر کتاب ہذا میں لگی ہوئی ہے بوجہ سیر علاقہ ہذا میں آئے، باقی دو برادران واپس چلے گئے اور یہ کتاب ان کے پاس رہ گئی۔ اس میں خالی جگہوں میں ان کی (تحریریں) موجود ہیں ۔ انوار الحق بن غلام ربانی"۔

انوار الحق مذکور محدث دہلوی ؒ کی اولاد میں سے تھے۔ ان کا شجرہ نسب جو محدث دہلوی ؒ تک منتہی ہوتا ہے ان کے دیگر بنی اعمام کے ساتھ صفحہ ماقبل پر موجود ہے۔

نسخے کے صفحہ اول پر "محب اللہ ۱۱۰۴" عبارت کی مہر ثبت ہے۔ یہ شیخ نور اللہ بن شیخ نورالحق بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؒ کے بیٹے تھے۔

یہ کتاب ان تحریروں کا مجموعہ ہے جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؒ نے ۹۹۹ھ میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں قیام کے دوران نقل کی تھیں۔ البتہ کچھ تحریریں ہندوستان سے حجاز جاتے ہوئے راستے میں نقل کیں اور بعض اقتباسات حجاز سے ہندوستان واپس پہنچ کر لیے۔

۸۔۹۹۹ھ میں محدث دہلوی ؒ کا حرمین جانا دیگر مآخذ سے بھی ثابت ہے۔ مثلاً محدث دہلوی ؒ نے جذب القلوب میں اس کا ذکر کیا ہے۔

محدث دہلوی ؒ نے اس مجموعہ تحریرات کا نام بجا طور پر فتوحات المکیہ و الفیوضات المدنیہ رکھا ہے کیونکہ اس میں انہوں نے نہ صرف ان کتابوں کے اقتباسات نقل کیے ہیں جو انہیں حرمین شریفین میں دستیاب ہوئیں بلکہ اس ارض مقدس میں مشائخ طریقت سے انہیں جو

بعض اورادو اشغال پڑھنے کی اجازت حاصل ہوئی وہ بھی نقل کر دیے ہیں۔ صفحہ اول پر محدث دہلویؒ کے قلم سے یہ یاد داشت کتاب کے نام اور کیفیت کے بارے میں اہم ہے:

" هذه الصحيفه اللطيفه والنميقه الكريمه مسماة بالفتوحات المكيه و الفيوضات المدنيه مسطورة اكثرها فى هذين المقامين الشريفين والبلدتين الكريمتين على يد الفقير الملتجى الى فضل الله و حرمه و الى جناب رسول الله و كرمه الفقير الحقير المسكين عبدالحق بن سيف الدين وهو بحر مواج و نور وهاج يتموج بامواج انواع علوم الدين ويتنور بانوارها قلوب اهل اليقين اجزت بها بطريق الوجاده للولد الاعز الاكرم والنور الابهى الاتم نورالحق تذكره منى عنده و موهبة من يدى عليه نفعه و حياه و بارك عليه فى دنيا و آخرة و وفقه بفضله و كرمه بما يحب ويرضاه - حررت هذه الاسطر صبحه يوم الثلثا الحادى عشره من شهر المحرم سنه الف واحد و ثلثين فى وقت طيب و صدر منشرح و قلب متنور بنور عين اليقين ... الخ"

صفحہ ۲ پر شیخ حمید بن قاضی عبداللہ سندی مدنی کے ہاتھ سے لکھا ہوا درود بزبان عربی ہے جس کے پڑھنے کی اجازت انہوں نے محدث دہلویؒ کو دی تھی۔ محدث دہلویؒ جب ۹۹۷ھ میں ہندوستان سے حرمین شریفین جا رہے تھے تو احمد آباد میں شیخ حمید سے ملے اس درود شریف کے اختتام پر محدث دہلویؒ نے یہ یادداشت لکھی ہے:

"بخط الشيخ العالم العامل بقية السلف تذكرة المحدثين الشيخ حميد بن الشيخ الزاهد القاضى عبدالله السندى المدنى اجازة منه و قراة على سنه سبع و تسعين وتسعمائة يبلدة احمد آباد حين التوجه الى بلد الله الحرام و كان اول ماكتب فى هذه المجموعه هذه الاسطر وكان ذلك فى آخر ربيع الاول او اول ربيع الآخر من الشهر المذكوره والله اعلم"

صفحہ ۳ پر کتاب کے مندرجات کی فہرست ہے۔ ایک اور فہرست مندرجات صفحہ ۳۰۰ تا ۳۰۴ بعنوان " فهرس ما فى هذه المجموعه الشريفه " بھی موجود ہے۔

اب ہم صفحہ بہ صفحہ کتاب کے مندرجات کا ذکر کرتے ہیں ۔ اکثر تحریروں کے خاتمے پر محدث دہلویؒ نے اپنے دستخط کے ساتھ مقام تحریر' وقت تحریر اور تاریخ تحریر درج کی ہے۔ ہم

نے یہاں صرف چند دستخط نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے:

۱۔ احادیث فی فضل الصلوۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم منقولہ من بعض کتب الحدیث' مثلاً شیخ احمد بن ابی بکر بن محمد الزاد صوفی محدث کی کتاب سے۔ ص ۵

۲۔ دعا الفرج من الامام جعفر الصادق سلام اللہ علیہ وعلی آبائۃ الکرام۔ ص ۶

۳۔ رسالہ احمد بن محمد بن محمد طوسی۔ ص ۷

۴۔ کتاب "تحقیقات" خواجہ محمد پارسا بخاری سے منقول چند سطور' مورخہ ۲۸ ربیع الاول ۱۰۰۸ھ بمقام دہلی۔

۵۔ صیغ الصلوات منسوبہ الی حضرت سیدی الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ' ص ۷۔

۶۔ دعوات ماثورہ مجموعہ من کتاب حصن الحصین جمعھا الکاتب' ص ۸۔

۷۔ حزب البحر مع استادہ و اجازتہ من حضرت الشیخ ابی الحسن علی شاذلی للفقیر الحقیر قرأۃ' ص۹۔۱۰' محدث دہلویؒ نے یہ حزب بروز جمعہ ۲ شوال ۹۹۹ھ خانہ کعبہ میں نقل کیا اور مکہ مشرفہ میں شیخ عبدالوھاب بن ولی اللہ محب حنفی ہندی کے سامنے پڑھا۔

۸۔ الحزب الکبیر المعروف بحزب البر للشیخ الامام ابی الحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ مجاز قراۃ' ص۱۰۔۱۲۔ محدث دہلویؒ نے یہ حزب ۷ شوال ۹۹۹ھ کو کعبہ المشرفہ میں نقل کیا اور یہ بھی شیخ عبدالوھاب ہندی کے سامنے پڑھا' محدث دہلویؒ لکھتے ہیں: "وقد قراتہ علی الشیخ سلمہ اللہ و اجازۃ من بقراتہ و روایتہ و الحمدللہ اولا و آخرا"۔

۹۔ صلوۃ علی رسول اللہ لسید عبدالقادر الجیلانی' ص ۱۲۔ ۱۸۔

۱۰۔ بدرقہ الایمان للشیخ عبدالقادر الجیلانی' ص ۱۹۔ ۲۰۔

۱۱۔ حزب سیدی محمد عبدالقادر الحسنی الجیلانی علی المتعارف بین فقراء القادریہ بمکہ المشرفہ' ص ۲۱۔ آخر میں محدث دہلویؒ نے اپنے دستخط یوں کیے ہیں: کتبہ الفقیر

الحقیر الملتجی الی باب الله العلیم القدیر عبدالحق بن سیف الدین بمکہ المشرفہ و سمعت من السید الصالح الموفق السید اسماعیل بن الشیخ السید السند جمال الدین زین مجالس الذکر الشیخ محی الدین المکی القادری بمکہ المشرفہ سنہ ثمان و تسعین و تسعمائۃ۔

۱۲۔ دعاء سیف الله من احزاب سعدالدین الحموی یقراء یوم الجمعہ اجازۃ للکاتب من بعض الصالحین بطریقہ فی آخرہ، ص ۲۴ ۔ ۲۷۔

۱۳۔ حزب الشیخ العارف بالله ابی الحسن البکری و ولدہ العارف الکامل محمد البکری، ص ۲۸ ۔ ۳۱

۱۴۔ حزب الفقر الملقب بحزب الفتح، ص ۳۲

۱۵۔ منقول من محاسن المجالس للشیخ ابی العباس احمد بن موسی بن عطا الصنہاجی المعروف بابن عریف، حررہ بالمدینہ، ص ۳۳۔

۱۶۔ منقول من تایید المنہ بتایید تألیف الشیخ محمد بن الشیخ ابی الحسن البکری الشافعی الاشعری، ص۳۳ ۔ ۳۵۔

۱۷۔ رسالہ فی فضل لیلہ نصف شعبان ابو الحسن بکری، مورخہ غرہ ذی الحجہ الحرام ۹۹۸ھ بمکہ المشرفہ، ص ۳۵۔ ۳۸۔

۱۸۔ الفصل الرابع فی فضل الذکر و آدابہ من مختصر الرسالہ القشیریہ کتاب مختصر مسمی بمنہج السالک الی اشرف المسالک، اجازہ قرآۃ، مورخ ۳ جمادی الاولی ۹۹۹ھ مکہ المشرفہ، ص ۳۸ ۔ ۴۱۔

۱۹۔ رسالہ للشیخ ابی عبدالرحمن السلمی فی بیان علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین، ص ۴۲ ۔

۲۰۔ مسئلہ صفات الذاکرین و المتفکرین الله من کلام ابی عبدالرحمن السلمی قدس سرہ ص۴۲۔۴۳ اس رسالے کا ترقیمہ حسب ذیل ہے: تمت الرسالہ فی بیان الذکر و الفکر

والتی قبلها فی بیان علم الیقین و عین الیقین وحق الیقین فی الحرم الشریف تجاه الکعبه المکرمه اواخر شہر رمضان سنه تسع و تسعین وتسعمائه منقوله من النسخه المکتوبه من نسخه الشیخ المولف والله اعلم و تاریخ کتابه نسخه الاصل فی نحوسنه ستین و خمسمائه قد بما مکتوب فی آخر الرساله صورة سماع المشایخ من الرساله الشیخ الامام ابی عبدالرحمن السلمی رحمة الله علیه بواسطه و بدونها و نصه۔

صورة سماع الشیخ الامام الحافظ ناصر السنه ابی صالح بن عبدالملک رحمة الله علیه علی ظہر الجز و سمع الجزء کله یلقط الشیخ ابی عبدالرحمن السلمی رحمه الله اسمعیل بن ابی سعد الشعسی (کذا) و ابو سعید الحشاب وابو صالح احمد بن عبدالملک الموذن فی ذی القعد سنه ثمان و اربعمائة۔

صورة سماع الصدر الشهید امام الائمه ظهیر الدین شمس الاسلام رکن الشریعه قدوة الامه معنی الفریقین ناصح الملوک والسلاطین اوحد الزمان عدہ الخلافه ابی سعد اسمعیل بن الامام ابی صالح رضی الله عنهم۔

سمع جمیع هذه المسئله من صفات الذاکرین و المتفکرین من الشیخ الحافظ ابی صالح احمد بن عبدالملک الموذن ولده اسمعیل وءاولاد الاستاد الامام ابی القاسم عبدالکریم بن هوازن القشیری ابو نصر و ابو المظفر و ابوالحسن علی بن ابی القاسم العرال و ابوالحسن علی بن حمزہ الطوسی و ابو القاسم سلیمان بن ناصر و علی بن ابی محمد الطبری و صالح بن ابی نصر الجیلی بقراة عبدالرحمن بن الحسن بن محمد الفارسی فی ذی القعده سنه ستین والربعمائه' ص ۴۳۔

۲۱۔ رساله احمد بن حسین بیہقی فی مناقب الامام ابی الحسن الاشعری امام اهل السنه والجماعه' ص۴۲۔۴۵۔

۲۲۔ کتاب النورین فی اصلاح الدارین فی الدعوات المأثورة تالیف الشیخ العلامه جمال الدین محمد بن عبدالرحمن بن عمر بن عبدالله الجیشی الوصالی۔ ص ۴۶ ۔ ۵۱۔ محدث دہلوی" کو اس کے پڑھنے کی بھی اجازت تھی۔ یہ رسالہ ۱۶ رمضان المبارک ۹۹۹ھ کو حرم شریف

مکہ میں تحریر ہوا۔

۲۳۔ شرح حزب البحر لسیدی الشیخ العارف باللہ ابو العباس احمد بن محمد بن عیسی البرنسی عرف زروق الفاسی، مورخ ۱۱ شوال ۹۹۹ھ یوم الوداع من البیت الشریف، ص ۵۶-۶۶

۲۴۔ رسالہ تبیین الطرق الی اللہ تعالی للشیخ علی بن حسام الدین متقی و فواید التی وجدت بخط المولف علی ظھر الرسالۃ۔ ص ۴۷ - ۴۳۔ محدث دہلویؒ نے نہ صرف شیخ علی متقی کا رسالہ نقل کر دیا ہے بلکہ رسالے کے شروع میں بخط مصنف (علی متقی) جو افادات لکھے پائے وہ بھی نقل کر دیے۔ محدث دہلویؒ نے یہ رسالہ شیخ متقی کے شاگرد اور خلیفہ شیخ عبدالوہاب کے منقولہ نسخے سے نقل کیا جیسا کہ وہ لکھتے ہیں: انا نسخۃ من خط تلمیذہ و خلیفۃ الشیخ عبدالوھاب سلمہ اللہ۔

۲۵۔ رسالہ التحذیر عن الوقوع فی الہلکۃ والبلید لمن شرع فی علم الحقایق ملا اھلیۃ تالیف علی بن حسام الدین متقی، ص ۴۳ - ۴۵، یہ رسالہ شائد بخط محدث دہلویؒ نہیں ہے۔

۲۶۔ رسالہ فی بیان قاعدہ طریق الفقر المحمدی لشیخ احمد بن ابراھیم الواسطی الحزامی و فوایذ تناسب موضوع الکتاب۔ مورخ ۲۳ ذی الحجہ ۹۹۸ھ بمکۃ المعظمہ، ص ۶۸ - ۷۱

۲۷۔ کلام فی تحقیق معنی القبض و البسط اللہ نقلہ من خط علی المتقی قدس سرہ، ص ۷۷۔

۲۸۔ فایدہ من بیان قبایل الیمن و اخری فی فضل اھل الحدیث و اخری ذکرھا السیوطی، ص۷۸۔

۲۹۔ رسالہ فی معنی الغربۃ مسماۃ بشارۃ الحبیب فی فضل الغریب لسیدی الشیخ عبدالوھاب بن ولی اللہ قدس سرہ، ص ۸۳-۸۴، احادیث نبوی پر مبنی یہ رسالہ الجامع الکبیر مولفہ علی بن حسام الدین متقی سے مقتبس ہے۔

۳۰۔ عبدالوھاب بن ولی اللہ کا عربی رسالہ فی بیان امکان الوصول الی اللہ مع الاھل والعیال والاسباب ۔ مصنف نے اس رسالے کے تین نام رکھے ہیں : ۱) الاصل الاصیل فی امکان الترقی للمقبت والمتاھل والمعیل : ۲) ترقیہ الاحوال مع السکونہ فی الاسباب و الاھل والعیال: ۳) فتح الابواب فی امکان الوصول الی اللہ مع الاھل والعیال والاسباب' ص ۸۴۔ ۸۷۔

۳۱۔ رسالہ مسماۃ بنصیحۃ الفطنۃ فی الخلاص عن الفتنہ لشیخ عبدالوھاب' یہ رسالہ فارسی میں ہے' مصنف اس کے مقدمے میں لکھتا ہے: ایں چند نصیحت است خالص کہ از احادیث صحیحہ نبویہ گرفتہ پارسی کردہ شد مرکسانی راکہ درفتن و زلال افتادہ اند' ہر کسی کہ از ایشان برین نصائح عمل کند امید از خدای تعالی آنست کہ از شرفتن مصون و محروس ماند۔ ص ۸۷ ۔ ۸۸۔

۳۲۔ رسالہ مفاتیح الغیوب فی معرفہ خواطر القلوب لشیخ عبدالوھاب بن ولی اللہ ھندی ' ص۸۸۔۸۹۔

۳۳۔ شفا العلیل فی فضائل التہلیل لمشیخ عبدالوھاب بن ولی اللہ ' مورخ ۲ شوال ۹۹۹ھ فی الحرم الشریف الکبری ' ص ۹۱ ۔ ۹۴'

۳۴۔ نسخہ اجازہ خرقہ التصوف من الشیخ الولی العارف باللہ سیدی الشیخ عبدالوھاب المتقی المکی السندی الحنفی القادری الشاذلی للفقیر الی اللہ عبدالحق بن سیف الدین بن سعداللہ عفی عنہ ۔ اس کے آخر میں محدث دہلوی" نے یہ دستخط کیے ہیں: حررت انتسخہ من نسخہ الاصل مصنف لیلتہ الثالث عشر من شھر جمادی الاخرہ سنہ احدی والف ببلدۃ دھلی۔ اور شیخ کی تاریخ وفات یوں لکھی ہے: وفات سید الشیخ عبدالوھاب المتقی ثانی عشر ربیع الاول سنہ الف واثنی عشر۔ ص ۹۵۔۹۷۔

۳۵۔ اسطر معدودۃ فی انتخاب احیاء العلوم و خلاصہ مافیہ' ص ۹۸

۳۶۔ نسبۃ خرقہ الشیخ الاجل محمد بن العربی الی حضرۃ القطب بالربانی الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ منقولہ من رسالہ عنہ منقولہ من رسالہ مفردہ لشیخ فی نسبۃ الخرقہ وشرطھا' ص ۹۹۔

۳۷۔ رسالہ کتبها الشیخ محی الدین بن عربی الی الامام فخر الدین الرازی قدس سرهما' ص ۱۰۱۔

۳۸۔ مکتوب مولانا شیخ شیوخ الاسلام شہاب الدین السهروردی الی الامام فخر الدین الرازی' ص ۱۰۱۔

۳۹۔ ایضاً من کلام الشیخ السهروردی فی بیان الفنا و البقا و الخواطر' ص ۱۰۲

۴۰۔ فتوح سر لاح فی وضع الیمین علی الشمال و جعلهما فی سمت المعدہ بین الصدر والسرہ' ص المذکور' ص ۱۰۳

۴۱۔ ایضاً من کلامہ قدس سرہ فی الروح والعقل' ص ۱۰۳

۴۱الف۔ ایضاً من وصایا الشیخ قدس سرہ' ص ۱۰۴ ۔ ۱۰۵

۴۲۔ من فتوحات الشیخ یسمی کتاب السیر والطیر' ص ۱۰۷۔

۴۳۔ ایضاً من کلامہ رحمہ اللہ علیہ فی بیان طریق السلوک الی اللہ' ص ۱۰۸ ۔ یہ تحریر مسجد الحرام میں نقل کی گئی ۔

۴۴۔ احادیث فی خصال الایمان و فیہ فضل الشہدا فی البحر لسیوطی' ص ۱۰۹' حرم شریف میں نقل کی گئیں۔

۴۵۔ الدرر المنظم فی الاسم الاعظم من رسایل الشیخ جلال الدین سیوطی' ص ۱۱۰۔

۴۶۔ رسالہ بدیعہ نافعہ فی غفران ما تقدم من الذنوب ماتاخر' ص ۱۱۱۔۱۱۲۔

۴۷۔ رسالہ فی توجیهات قولہ تعالی "لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک و متاتاخر" لسیوطی' مکتوبہ ۹۹ھ کعبہ' ص ۱۱۲ ۔ ۱۱۳۔

۴۸۔ رسالہ اخری فی العمامہ و ارسال العذبہ لہ (سیوطی) رحمۃ اللہ' ص ۱۱۳ ۔ ۱۱۴

۴۹۔ رسالہ بلوغ المارب فی قص الشارب لسیوطی' ص ۱۱۴

۵۰۔ التقاط نقط المرجان فی احکام الجان لسیوطی، ص ۱۱۵ ۔ ۱۱۷

۵۱۔ تنزیہ الانبیاء عن تسفیہ الاغبیاء لسیوطی، ص ۱۱۸ ۔ ۱۱۹

۵۲۔ الحبل الوثیق فی نصرۃ الصدیق لسیوطی، ص ۱۱۹ ۔ ۱۲۰، مصنف نے اس رسالے میں قرآن مجید کی آیت وسیجنبھا الاتقی (اللیل / ۱۷) کی تفسیر بیان کی ہے اور اس سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لیے ہیں۔

۵۳۔ رفع الاسا عن النساء لسیوطی، ص ۱۲۰ ۔ ۱۲۱، رویت النسا للباری تعالی کے موضوع پر رسالہ ہے۔

۵۴۔ القول المنجلی فی تطور الولی لسیوطی، ص ۱۲۱ ۔ ۱۲۳، سیوطی نے اس رسالے میں یہ ثابت کیا ہے کہ ولی اللہ مختلف شکلیں اختیار کر کے مختلف مقامات پر ظاہر ہو سکتا ہے۔

۵۵۔ کلام من بعض المحققین فی تقسیم الادراک واثباته للجمادات، ص ۱۲۴۔

۵۶۔ رسالہ المعانی الدقیقہ فی ادراک الحقیقہ منہا، ص ۱۲۴ ۔ ۱۲۵۔

۵۷۔ من قلا ید العقیان فی ترجمۃ ابی حنیفۃ النعمان لشیخ ابن حجر، ص ۱۲۷۔ ۱۲۹ مورخ ۲ شعبان ۹۹۹ھ فی حرم مکی۔

۵۸۔ قول الجلی فی حدیث الولی لسیوطی، ص ۱۴۳

۵۹۔ تحفہ المھتدین باسماء المجددین، قصیدد لسیوطی فی اسماء مجددی المائة و ادعاء التجدید لنفسہ فی المائة التاسعة، ص ۱۴۳،

۶۰۔ صواعق عن النواعق ۔ ترقیمہ یوں ہے: تمت الرسالہ فی بستان تیمہ فی طریق الحجاز الی مکہ المعظمة التاسع والعشرین من شعبان سنہ تسع وتسعین وتسعمائة وانا الفقیر الحقیر عبدالحق بن سیف الدین غفراللہ والوالدیہ و لجمیع اسلافہ و اخلافہ اجمعین ۔ ص ۱۴۴۔ ۱۴۶۔

۶۱۔ رسالہ لسیوطی فی اقامة اللہ السلطان و فضایلہ بالاحادیث، ص ۱۴۶

۶۲۔ رسالہ مسماۃ بالنضرہ فی احادیث الماء والریاض والخضرۃ، ص ۱۴۷

۶۳۔ فی ذکرہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التورتہ نقل من کتاب الوفا باخبار المصطفی لابن الجوزی مختصر الاسانید۔ محدث دہلوی” نے یہ سطور غرہ محرم الحرام ۱۰۰۰ھ میں بندر دیو میں لکھیں جب وہ مکہ مکرمہ سے ہندوستان واپس آ رہے تھے۔ ص ۱۶۰۔ ۱۶۶۔

۶۴۔ فی ذکر فضل صلی اللہ علیہ وسلم علی الانبیاء علیہم السلام من الکتاب المذکور، ص ۱۶۶۔ ۱۶۷

۶۵۔ رسالہ زوراء لجلال الدین محمد دوانی، شیخ دہلوی” نے یہ رسالہ ۲۶ رجب ۱۰۰۴ھ کو دہلی میں نقل کیا۔ ص ۱۷۹ ۔ ۱۸۰

۶۶۔ فی مجمعولیہ الماہیات من شرح الزوراء و حاشیہ التجرید، ص ۱۸۱

۶۷۔ رسالہ لابی البرکات فی ظہور الکواکب لیلا و خفایھا نہارا، ص ۱۸۳

۶۸۔ باب المناہی من کتاب الجامع الصغیر لسیوطی، مورخ ۱۱ شوال ۹۹۹ھ بکعبہ المشرفہ، ص ۱۸۴۔۱۸۸

۶۹۔ نقد الصحیح لما اعرض علیہ من احادیث المصابیح شیخ مجدالدین محمد بن یعقوب الفیروزآبادی، مکتوبہ سلخ جمادی الاخر ۱۰۱۲ھ دھلی، ص ۱۸۸ ۔ ۱۸۹۰

۷۰۔ رسالۃ فی الاحادیث المتواترۃ لشیخ علی المتقی مختصرہ من رسالہ قطف الازہار المتناثرۃ، ص۱۹۰۔

۷۱۔ ثلاثیات البخاری اجازہ قراۃ، ص۱۹۱۔ ۱۹۲۔

۷۲۔ الکلام فی التراویح والوتر من الشیخ قاسم (بن قطلوبغا) الحنفی احد العلما المتاخرین فی مصر، ص۱۹۳۔

۷۳۔ رسالہ فی وصل التطوع بالفرضیہ لشیخ قاسم، ص ۱۹۵۔ ۱۹۶۔

۷۴۔ رسالۃ لسیوطی فی صلوۃ صلی اللہ علیہ وسلم التراویح عشرین رکعتہ، ص ۱۹۷۔۲۰۱۔

۷۵۔ الکلام فی القرآت وتواترھا وحد القرآن العظیم، ص ۲۰۰ ۔ ۲۰۱، مکتوبہ ۱۱ جمادی الاول ۹۹۹ھ مکہ معظمہ۔

۷٦۔ الکلام علی الحشیشہ التی یاکلونھا المسماۃ بالقنب لابو عبداللہ محمد بدر الدین بن عبداللہ زرکشی شافعی مصری، مکتوبہ ۷ شوال ۹۹۹ھ، ص ۲۰٦ ۔ ۲۰۸

۷۷۔ الکلام فی المعاریج لبعض العارفین، ص ۲۱۴۔

۷۸۔ اسرار بیت اللہ و حجہ لشیخ محیی الدین بن عربی، مکتوبہ رمضان ۹۹۸ھ مکہ، ص ۲۱۵

۷۹۔ ذکر امیتہ بن لصلت وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ آمن شعرہ وکفر قلبہ، ص ۲۱٦۔

۸۰۔ بیان عالم الملکوت و الجبروت والشھادۃ من جواھر القرآن لغزالی۔ ترقیمہ حسب ذیل ہے: من جواھر القرآن لامام الھمام ابی حامد محمد الغزالی حررت ھذہ السطور ظھرۃ یوم الاحد الرابع والعشرین من رمضان المبارک فی الحرم الشریف من البلد الحرام قریب باب الصفاتجاہ الکعبہ زادھا اللہ تعظیمھا وتشریفھا سنہ تسع وتسعین وتسعمائۃ ، وانا الغریب المنکسر عبدالحق حقی الدھلوی ۔ ص ۲۱۷۔

۸۱۔ نصایح حکمای یونان ۔ فارسی میں، ص ۲۵۰

۸۲۔ رسالہ لشیخ نور الدین عبدالرحمن الاسفراینی الی احد من سلاطین الوقت فی التنبیہ عن حقیقتہ السلطنت وکیفیہ نقلھا عن الدوحہ المبارکہ المیمونہ الاسلامیہ، فارسی میں، ص ۲۵۱۔ ۲۵۲۔

۸۳۔ مکتوبات شیخ نجم الدین احمد خیوقی الی نجم الدین علی جامرمی و مکتوبات شیخ احمد غزالی، فارسی، ص ۲۵۳۔ ۲۵۴۔

۸۴۔ منتخب تذکرۃ الشعراء اللولد اعز نور الحق ابقاد للہ و سلمہ ' فارسی ' ص ۲۵۵ ۔ ۲۵۹۔

اس کے بعد متفرق فارسی اشعار اور تحریریں ہیں۔ صفحہ ۲۶۷ پر رسالہ شق قمرو بیان ساعت ' فارسی زبان میں ہے اس کے بعد عبدالغفار عبدالوہاب بن محمد حسینی بخاری کے عربی رسائل ہیں ۔ صفحہ ۲۹۰ پر محدث دہلویؒ کے حسب ذیل دستخط ہیں:کتبہ الفقیر الی اللہ القوی عبدالحق بن سیف الدین الدھلوی سنہ سبع عشرہ والف فی شھر ربیع الاخر ۔ صفحہ ۲۹۷ پر شیخ الغفار عبدالوہاب کا اپنے بیٹے شیخ احمد طیار کے لیے فارسی خط نقل ہوا ہے اور شیخ عبدالوہاب کے مریدوں کے لئے بھی کچھ فارسی خطوط ہیں۔

صفحہ ۳۲۷۔ ۳۳۴ نورالحق بن عبدالحق دہلویؒ کا عربی رسالہ رفع سبابہ نقل ہوا ہے مکتوبہ ۷ شوال ۱۰۶۵ھ۔

صفحہ ۲۰۹ پر کسی متاخر کاتب نے "الاحادیث المرویہ عن الشیخ ابی الرضا رتن الھندی رضی اللہ عنہ الفھا ورتبھا الشیخ الکبیر قدوۃ ارباب الکشف علاء الدولہ السمنانی قدس اللہ سرہ العزیز فی عشرۃ ابواب - نقل کی ہیں۔

صفحہ ۲۶۴۔ ۲۶۵ پر فارسی میں خط کی آفرینش کی مختصر تاریخ' خطوط ستہ کے نام اور مخترعین اور اساتذہ کے نام ہیں ۔ آخر میں خط نستعلیق کا ذکر ہے اور یہ مضمون اس جملے پر اختتام پذیر ہوتا ہے: "و امروز جادو رقمی کہ صاحب نفس دلپذیر توان گفت مولانا محمد حسین کشمیری است کہ برکاتبان روزگار چیرہ دستی می کند"۔

اس مجموعے میں متاخر کاتبوں کی اور بھی تحریریں ہیں جن کا ذکر ہم نے اس مقالے میں قلم انداز کر دیا ہے۔

اگر اس مجموعے کی عکسی اشاعت کا اہتمام ہو جائے تو نہ صرف شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کا خط محفوظ ہو جائے گا بلکہ بہت سے نایاب رسائل کے اقتباسات بھی منظرعام پر آ جائیں گے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ

بیشک سب مُسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں (القرآن)